نظم، غزل

ڈاکٹر خالد مبشر

روہنگیا

روہنگیا!
تم اس طرح مارے گئے
کاٹے گئے
میں چپ رہا
روہنگیا! بولو نہ کچھ
تم کو بھی کیوں چپ لگ گئی
کیوں اس طرح روٹھے ہو تم
بولو مرے روہنگیا!
میں کیا کروں روہنگیا!
مجھ سے میرے ابّا بھی اب ناراض ہیں
ان کی لحد سے ہر گھڑی آواز آتی ہے مجھے
بیٹے! تمھیں کچھ کم سنی کی یاد بھی آتی نہیں؟
بیٹے! تمھیں کچھ ابن قاسم بن کے جینے کی
وصیت بھی نہیں ہے یاد کیا؟
بیٹے! تمھیں سترہ برس کے اس محمد ابن قاسم کی قسم
جس کو بہن کی عفت و عصمت نے للکارا تو اس نے
وقت کی جبار قوت کو مٹا کر دم لیا
روہنگیا! تم اس طرح مارے گئے
کاٹے گئے
میں چپ رہا
میں کیا کروں روہنگیا!
اب تو مرے دادا میاں کی روح بھی شرمندہ ہے
میری ولادت پر مرے دادا نے خالد نام رکھا کس
قدر ارمان سے اور شوق سے
سنتے ہو تم
خالد ہوں میں روہنگیا
پھر بھی مگر خاموش ہوں
مجھ میں بھلا خالد کی کچھ خو بو کہاں
روہنگیا!
تم مر گئے، تم کٹ گئے
روہنگیا ماؤں کی اور بہنوں کی عصمت لُٹ گئی
میں چپ رہا
غیرت ہی میری مر گئی
روہنگیا!
خالد نہیں، بزدل ہوں میں
بزدل نہیں، مردہ ہوں میں
روہنگیا! آؤ جنازہ پڑھ بھی لو
مردہ ہوں میں، مردہ ہوں میں، مردہ ہوں میں

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔110025

کفیل انور

○

میں خود اپنے مقابل آ گیا ہوں
کھڑا ہو کر یہی تو سوچتا ہوں

کھڑی ہے چلچلاتی دھوپ سر پر
سمندر کی تہوں میں جل رہا ہوں

مجھے ہے دیکھنا ہے تاب کتنی
لیے سورج کو میں تنہا کھڑا ہوں

اذیت کی نظر ہے زندگی پر
اندھیری شب کی پلکوں پہ سجا ہوں

ہے اک میلی سی چادر تن پہ میرے
اسی کو ہم سفر میں مانتا ہوں

در و دیوار سے سب کچھ عیاں ہے
میں عہد درد کا اک سلسلہ ہوں

مری خوش فہمی انور پوچھتی ہے
میں دن کا خواب کیسا دیکھتا ہوں

ملکی محلّہ، آمرہ (بہار)